پیچھے ہیں سب سے آج یہ تسلیم ہے مگر　کل دیکھنا رہیں گے نہ پیچھے کسی سے ہم
اس کاروانِ زیست کے قائد بنیں گے کل　جس کارواں میں آج ہیں کچھ اجنبی سے ہم
فطرت میں ہے اُبھرنے کی طاقت تو ایک دن　گذریں گے سر اُٹھا کے رہِ زندگی سے ہم
ہاں آج تیرگی میں ہیں کل دیکھنا مگر　خورشید بن کے نکلیں گے اس تیرگی سے ہم

مدحِ امامؑ حادی عشر

محترمہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ

قطعہ

آرہی ہے یہ صدا ماضی کے زندانوں سے　کیا تقابل ہو اماموں کا جہانبانوں سے
رکھ کے سر پائے امامت پہ درندوں نے کہا　دشمنِ آلِ نبیؐ پست ہیں حیوانوں سے

منقبت

پیروِ عسکریؑ بنو! کیسے ہو زندگی عبث　ان کی ولا اگر نہیں تب تو ہے واقعی عبث
مکر و حسد شعار ہیں کبر و ریا پسند ہیں　اِن صفتوں کی وجہ سے آج ہے مولوی عبث
الفت آلِ مصطفیٰؐ دولتِ دین و آخرت　اس کے بغیر ہو بھی تو ساری توانگری عبث
نام حسنؑ ہے آپ کا عسکریؑ آپ کا لقب　آپ امیر کائنات، آپ سے دشمنی عبث
قحط کی زد میں لوگ ہیں قحط کی زد میں دین ہے　دونوں جہاں میں کیوں کہیں آج ہے کھلبلی عبث
دستِ دعائے عسکریؑ بعد نماز کہہ اُٹھے　دین کو بے کلی عبث خشکی میں ابتری عبث
بج گیا ڈنکا دہر میں آلِ نبیؐ کے کام کا　اپنوں کی بھی نگاہ میں ہوگیا پادری عبث
سب نے زبانِ حال سے اتنی تو بات سن ہی لی　یہ ہیں برائے رہبری باقی کی رہبری عبث
در سے حسنؑ کے بٹتی ہیں دونوں جہاں کی دولتیں　در بدری کی زد میں ہے ہائے یہ آدمی عبث

جس میں نبیؐ و آلؑ کی مدح و ثنا ہو اے ندیؔ
ہے وہی کام کی فقط باقی تو شاعری عبث